بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم: جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۸ رمضان ۱۳۹۰ھ - ۱۹ نبوت ۱۳۴۹ھش - ۱۹ نومبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۳۱۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ جس کام کیلئے کسی کو پیدا کرتا ہے اسکے مناسب حال قویٰ بھی عطا فرماتا ہے

نفس پر قابو اور تحمّل و برداشت کی ایک تابندہ و درخشندہ مثال

(۱) "مَیں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالی دیتا رہے آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اُکھاڑ نہ سکا۔"

(۲) "اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کھانے کے متعلق مَیں اپنے نفس میں اتنا تحمّل پاتا ہوں کہ ایک پیسہ پر دو دو وقت بڑے آرام سے بسر کر سکتا ہوں۔ ایک دفعہ میرے دِل میں آیا کہ انسان کہاں تک بھوک کی برداشت کر سکتا ہے اسکے امتحان کیلئے چھ ماہ تک مَیں نے کچھ نہ کھایا کبھی کوئی ایک آدھ لُقمہ کھا لیا اور چھ ماہ کے بعد مَیں نے اندازہ کیا کہ چھ سال تک بھی یہ حالت لمبی کی جا سکتی ہے۔ اس اثناء میں دو وقت کھانا گھر سے برابر آتا تھا اور مجھے اپنی حالت کا اخفاء منظور تھا۔ اس اخفاء کی تدابیر کیلئے جو زحمت اُٹھانی پڑتی تھی شائد وہ زحمت اَور دل کو بھوک سے نہ ہوتی ہوگی مَیں وہ دو وقت کی روٹی دو تین مسکینوں میں تقسیم کر دیتا۔ اس حال میں نماز پانچوں وقت مسجد میں پڑھتا اور کوئی میرے آشناؤں میں سے کسی نشان سے پہچان نہ سکا کہ مَیں کچھ نہیں کھایا کرتا۔

خدا تعالیٰ نے جس کام کے لئے کسی کو پیدا کیا ہے اسکی تیاری اور لوازم اور اسکے سرانجام اور مہمات کے طے کے لئے اس میں قویٰ بھی مناسب حال پیدا کئے ہیں۔ دوسرے لوگ جو حقیقتاً فطرت کے مقتضا سے وہ قوےٰ نہیں رکھتے اور ریاضتوں میں پڑ جاتے ہیں آخر کار دیوانے اور مخبوط الحواس ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۵۷، صفحہ ۴۵۸)

63

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۸ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ صحت ابھی پہلے ہی کی طرح چل رہی ہے یعنی نقرس کی تکلیف ابھی دُور نہیں ہوئی۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

• ربوہ ۱۸ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو دو تین دن سے سر درد کی تکلیف تو نہیں ہے لیکن یکدم بہت شدید ضعف ہو جاتا ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ مدظلہا فرماتی ہیں کہ —

"سب کے خطوط مل رہے ہیں۔ دعا اِس حالت میں بھی بفضلہٖ تعالیٰ برابر سب کے لئے کر رہی ہوں خدا تعالیٰ شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین!"

• مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ سپرنٹنڈنگ انجینئر واپڈا کی اہلیہ صاحبہ پِتّہ میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں نیز انکے بعض بچے بھی بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔

(دمیاں) غلام محمد اختر۔ ربوہ

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم عطاء اللہ صاحب کو ۳ نومبر ۱۹۷۰ء (مطابق ۲ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ) بروز سوموار لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام ناصر احمد تجویز فرمایا ہے، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

نومولود محترم نور محمد صاحب صحابی حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا پوتا اور مکرم قریشی مظہر حسین صاحب صابر درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود اور اسکی والدہ کی کامل صحت اور بچے کے نیک اور خادمِ دین بننے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(محمد سلیم احمد کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

• برادرم عزیزم چوہدری اعجاز احمد صاحب ڈائریکٹر شاہتواز لمیٹڈ کراچی بعارضہ قلب و ہائی بلڈ پریشر گزشتہ کئی روز سے علیل ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں جملہ احباب کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

صلاح الدین احمد
مشیر قانونی و ناظم جائیداد

مسعود احمد بشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۹ نبوت ۱۳۴۹ ہش

انا الموجود

ہر فرستادۂ حق شروع سے لیکر لوگوں کے سامنے یہ یقینی ثبوت پیش کرتے آئے ہیں۔ لیکن امتدادِ زمانہ سے عوام اِس ثبوت کو فراموش کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ ان ادوار میں فرستادگانِ حق کی تعلیمات کو محفوظ رکھنے کے سامان نہیں تھے۔ اس لئے مفاد پرست لوگ ان کی تعلیمات کو اپنی قیاس آرائیوں سے گڈمڈ کرتے رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الٰہی منشاء ہی یہی تھی۔ کیونکہ قرآن کریم کے نزول سے پہلے جتنی تعلیمات اللہ تعالےٰ کی طرف سے آئیں وہ ارتقا میں تدریجی حیثیت رکھتی ہیں۔ تا آنکہ قرآن کریم کی صورت میں مکمل ہدایت نازل ہوئی۔

چونکہ ہدایت مکمل طور پر نازل ہوئی ہے اسلئے اس ہدایت کو ہمیشہ کے لئے اپنی اصلی صورت میں قائم رکھنے کے سامان کر دیئے گئے ہیں۔ قرآن کریم میں تمام پہلی ہدایات کو جو مختلف اوقات میں مختلف ممالک میں مختلف فرستادگانِ حق کے ذریعہ آتی رہی ہیں ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے اور اب ہمارے لئے آسان ہوگیا ہے کہ ہم دُنیا کے سامنے اس مکمل ہدایت کو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق پیش کریں۔

آج بھی دنیا باری تعالیٰ کے وجود کا ایسا ثبوت مانگتی ہے جو اس کو "ہونا چاہیئے" کے مشکوک ماحول سے نکال کر "ہے" کے یقینی مقام تک پہنچادے۔ جیساکہ پہلے ہوتا رہا ہے آج بھی

انا الموجود

کی دلکش آواز ہمارے کانوں میں آرہی ہے اور اس قادرِ مطلق ہستی نے اپنے یقینی ثبوت کے لئے اپنے ایک بندے کو "مسیح موعود علیہ السلام" کی صورت میں نازل فرمایا ہے جس نے ہمیں زندہ خدا کے زندہ نشان دکھائے ہیں اور جو چاہے وہ اپنی آنکھوں سے یہ نشان دیکھ سکتا ہے۔

کوئی مذہب نہیں ایسا جو نشاں دکھلائے ۔ یہ ثمر باغِ محمدؐ ہی سے کھایا ہم نے

یقیناً اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایسا ثبوت مہیا کیا جا سکتا ہے جس میں کوئی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی اور دہریہ سے دہریہ بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل عبارتیں ملاحظہ ہوں:-

"آج کل خدا نمائی کی بڑی ضرورت ہے۔ دراصل اگر دیکھا جاوے تو خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار ہو رہا ہے۔ بہت لوگوں کو یہ خیال ہے کہ کیا ہم خدا تعالےٰ کی ہستی کے قائل نہیں ہیں۔ وہ اپنے زعم میں تو سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو وہ مانتے ہیں لیکن ذرا غور سے ایک قدم رکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ وہ درحقیقت قائل نہیں ہیں کیونکہ اور اشیاء کے وجود کے قائل ہونے سے جو حرکات اور افعال ان سے صادر ہوتے ہیں وہ خدا کے وجود کے قائل ہونے سے کیوں صادر نہیں ہوتے۔ مثلاً جب کہ وہ سمّ الفار سے واقف ہے کہ اس کے کھانے سے آدمی مر جاتا ہے تو وہ اس کے نزدیک نہیں جاتا اور نہیں کھاتا کیونکہ اُسے یقین ہے کہ مَیں اگر کھا لوں گا تو مر جاؤں گا۔ پس اگر خدا تعالیٰ کی ہستی پر بھی یقین ہوتا تو وہ اسے مالک، خالق اور قادر جان کر نافرمانی کیوں کرتا؟ پس ظاہر ہے کہ بڑا ضروری مسئلہ ہستی باری تعالیٰ کا ہے اور قابلِ قدر وہی مذہب ہو سکتا ہے جو کہ اسے نئے نئے لباس میں پیش کرتا رہے تاکہ دلوں پر اثر پڑ سکے۔ دراصل یہ مسئلہ اُمّ المسائل ہے اور اسلام اور غیر مذاہب میں ایک فرقان ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۰۹-۳۱۰)

"تم خدا تعالیٰ کے ملنے کی صراطِ مستقیم تلاش کرو اور دعا کرو کہ یا الٰہی مَیں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں۔ میری راہنمائی کر۔ ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جاکر سوال کرے گا تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آجاوے گی پھر خدا تعالےٰ سے مانگنے والا جو بے مثل کریم ہے کیوں نہ پائے؟ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پا لیتا ہے۔ نماز کا دوسرا نام دعا بھی ہے۔ جیسے فرمایا ادعونی استجب لکم۔ پھر فرمایا واذا سألك عبادی عنّی فانّی قریب اجیب دعوة الدّاع اذا دعانِ۔ جب میرا بندہ میری بابت سوال کرے۔ پس مَیں بہت ہی قریب ہوں۔ مَیں پکارنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ پکارتا ہے۔ بعض لوگ اس کی ذات پر شک کرتے ہیں۔ پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو اور مجھ سے مانگو۔ مَیں تمہیں پکاروں گا اور جواب دوں گا اور تمہیں یاد کروں گا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دُور ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے۔ وہ شخص تو تمہاری آواز سُن کر تم کو جواب دے گا مگر جب وہ دُور سے جواب دے گا تو تم بباعث بہرہ پن کے سُن نہیں سکوگے۔ پس جُوں جُوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دُوری دُور ہوتی جائے گی تو تم ضرور آواز کو سُنوگے۔ جب سے دنیا کی پیدائش ہوئی ہے اِس بات کا ثبوت چلا آتا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو رفتہ رفتہ بالکل یہ بات نابود ہو جاتی کہ اس کی ہستی ہے بھی۔ پس خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کا سب سے زبردست ذریعہ یہی ہے کہ ہم اس کی آواز کو سُن لیں یا دیدار یا گفتار۔ پس آج کل کا گفتار قائم مقام ہے دیدار کا۔ ہاں جب تک خدا کے اور اس سائل کے درمیان کوئی حجاب ہے اُس وقت تک ہم سُن نہیں سکتے۔ جب درمیانی پردہ اُٹھ جاوے گا تو اُس کی آواز سُنائی دے گی۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۲۶/۲۲۷)

فصلِ خزاں چمن میں کہ فصلِ بہار ہو
اِک شاہکارِ حُسن ہے گُل ہو کہ خار ہو
تجھ کو ہوئی ہے چشمِ میسّر عطا تو دیکھ
دِل میں رگِ نشاط ہے تو نغمہ بار ہو

تنویر

رمضان المبارک کے روزوں کے سلسلہ میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور ارشادات عالیہ

محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ

حضرت امام ابن القیم اپنی مشہور کتاب "زاد المعاد" میں فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان کے مہینہ میں معمولی تھا کہ عبادت بڑی ہی کثرت سے بجالاتے۔ حضرت جبریل آپ کو قرآن کریم کا دور کراتے تو ان ایام میں تیز آندھی سے بھی بڑھ کر جود و سخا اور فیاضی فرماتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمیشہ ہی فیاض تھے۔ مگر رمضان کے ایام میں نہایت ہی کثرت سے صدقہ۔ نماز۔ اعتکاف اور ذکر الٰہی فرماتے کہ دوسرے مہینوں کی نسبت اس مبارک مہینہ میں آپ کی عبادت میں ایک خصوصی اور امتیازی شان پیدا ہو جاتی۔

آپ رمضان میں بعض دفعہ وصال کے روزے بھی رکھتے تھے اس طرح دن رات کے بیشتر اوقات بھی آپ عبادت میں گذارتے۔ مگر آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ جب صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! انک تواصل۔ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا:-

لست کھیئتکم انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی

میری حالت تم سے مختلف ہے میں تو ایسی حالت میں رات گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

(زاد المعاد فی سیرت خیر العباد جلد اول)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں یہ اشارہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے انتہائی اور شدید عشق اور محبت تھی اور آپ ہمہ وقت اس میں مخمور و سرشار رہتے تھے یہی عشق و محبت آپ کی غذا تھی اور شراب طہور کے جام دم بدم آپ نوش فرماتے رہتے تھے۔

روزہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کا ارشاد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی تو ملی مگر اس نے روحانی روٹی حاصل کرنے کی کوشش نہ کی جو روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتح باب چاہو۔ کیونکہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔"

(فتاویٰ احمدیہ جلد سوم صفحہ ۲۵)

وصال کے روزے

اسلامی احکام کی بجا آوری میں اللہ تعالیٰ نے افراط و تفریط اور تشدد و تکلف کرنا پسند نہ فرمایا ہے۔ اور میانہ روی۔ سہولت اور نرمی کے طریق کو اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے روزوں کے سلسلہ میں بھی "یرید اللہ بکم الیسر" کے ارشاد کے مطابق خاص طور پر سہولت اور نرمی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس میں عام افراد امت کو وصال کے روزوں کی ممانعت کی گئی ہے۔ وصال سے یہ مراد ہے کہ غروب آفتاب پر روزہ افطار کیا جائے اور صرف شام کو کھانا کھا کر روزہ رکھ لیا جائے اور سحری نہ کھائی جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

تسحروا فان فی السحور برکۃ (بخاری)

یعنی۔ سحری کھایا کرو کیونکہ یہ بڑی برکت کا موجب ہے

افطار

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غروب شمس کے ساتھ ہی روزہ افطار فرماتے اور اس کے بعد نماز مغرب ادا فرماتے۔ اگر کھجور کا تازہ پھل مل جاتا تو چند ایک تازہ کھجوروں سے آپ افطار فرماتے اور تازہ کھجور میسر نہ ہوتی تو چند خشک کھجوروں سے افطار فرماتے اور اگر وہ بھی میسر نہ ہوتیں تو پانی کے چلو سے روزہ افطار فرماتے تھے روزہ افطار فرماتے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے:-

اللھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت فتقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

یعنی اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے عطا کردہ رزق سے افطار کرتا ہوں۔ تو قبول فرما کہ تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

دوسری دعا

افطار کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا بھی ثابت ہے

ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالیٰ

یعنی۔ پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہو گئیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اجر قائم ہو گیا۔

مسافر اور مریض کیلئے رخصت

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر (بقرہ)

یعنی جس شخص کو اللہ تعالیٰ رمضان کا مبارک مہینہ نصیب کرے اور وہ ان دنوں سفر میں بھی نہ ہو اور اس کی صحت بھی اچھی ہو اسے چاہیئے کہ وہ سارے مہینے کے مسلسل روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے اور ان چھوڑے ہوئے روزوں کی گنتی دوسرے ایام میں روزہ رکھ کر پوری کرنی چاہیئے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مریض اور مسافر کو رخصت عنایت فرمائی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اور ارشادات سے رخصت سے فائدہ اٹھانے کی بڑی وضاحت کی تصریح فرمائی ہے۔ مگر بعض لوگ افراط میں مبتلا ہیں اور بعض تفریط کا شکار ہیں بعض تو مریض ہوتے ہیں اور سفر میں ہوتے ہوئے بھی لازماً روزہ رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ رخصت کی ایک ذرہ پرواہ نہیں کرتے اور بعض باوجود مقیم ہونے اور تندرست و توانا ہونے کے روزہ نہیں رکھتے۔ حالانکہ صراط مستقیم یہی ہے۔ کہ صحت کی حالت میں مقیم ہوتے ہوئے جب کوئی عذر شرعی مانع نہ ہو تو روزہ کا پورا تعہد کیا جائے۔ لیکن جب عذر شرعی موجود ہو اور انسان مریض ہو یا سفر میں ہو تو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ رخصت سے فائدہ اٹھایا جائے۔

اس سلسلہ میں ہمارے پیارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ غزونا مع رسول صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ الفتح

یوم یدعو الفتح
فافطرنا فیھما
(زاد المعاد)

ترجمہ:۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر ماہ رمضان المبارک میں دو جنگیں لڑیں ایک جنگ بدر اور دوسری غزوہ فتح مکہ۔ اور ان دونوں جنگوں میں ہم نے روزہ نہیں رکھا۔

۲۔ اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ

خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح الی مکۃ فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعہ حتی نظر الناس الیہ ثم شرب فقیل لہ بعد ذالک ان بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاۃ اولئک العصاۃ

(مسلم و ترمذی)

ترجمہ:۔ فتح مکہ کے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں مکہ کی طرف لشکر لے کر روانہ ہوئے تو آپ روزہ سے تھے۔ اور صحابہ کرام بھی روزے سے تھے۔ جب کراع الغمیم" مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اپنے ہاتھ میں لے کر اسے بلند کیا یہاں تک کہ سب لوگوں نے اسے دیکھ لیا پھر آپ نے اسے پیا اور روزہ ختم کر دیا۔ اس کے بعد آپ کو بتایا گیا کہ بعض لوگ اب بھی روزہ سے ہیں آپ نے فرمایا وہ نافرمان ہیں وہ نافرمان ہیں۔

۳۔ اسی طرح جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحاما ورجلا قد ظل علیہ فقال ما ھذا فقالوا صائم فقال لیس من البر الصوم فی السفر (بخاری)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ تو آپ نے ایک جگہ لوگوں کا اژدحام دیکھا اور ایک آدمی کو دیکھا کہ اس پر لوگوں نے سایہ کر رکھا ہے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ شخص روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا تو کوئی نیکی نہیں

اسی سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جو شخص مریض یا مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پائے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے حکم پر عمل کرنا چاہیئے کیونکہ نجات فضل سے ہے۔ نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا"

(فتاویٰ احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۳)

رمضان میں تہجد اور تراویح

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرھا علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسئل عن حسنھن وطولھن ثم یصلی اربعا فلا تسئل عن حسنھن وطولھن ثم یصلی ثلاثا فقلت یا رسول اللہ اتنام قبل ان توتر قال یا عائشۃ عینی تنامان ولا ینام قلبی۔ (بخاری)

یعنی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان ہو یا غیر رمضان تہجد کی گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھ پھر چار پڑھتے اور ان کی خوبی اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھ۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔

میں نے ایک بار آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا عائشہ! میری آنکھیں تو سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

اسی سلسلہ میں دوسری حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں:۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ من جوف اللیل فصلی فی المسجد وصلی رجال بصلوتہ فاصبح الناس فتحدثوا فاجتمع اکثر منھم فصلوا معہ فاصبح الناس فتحدثوا فکثر اھل المسجد من اللیلۃ الثالثۃ فخرج رسول اللہ صلی علیہ وسلم فصلی فصلوا بصلوتہ فلما کانت اللیلۃ الرابعۃ عجز المسجد عن اھلہ حتی خرج لصلوۃ الصبح فلما قضی الفجر اقبل علی الناس فتشھد ثم قال اما بعد فانہ لم یخف علی مکانکم ولکنی خشیت ان تفترض علیکم فتعجزوا عنھا

(بخاری)

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بوقت نصف شب گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں نماز پڑھی اور آپ کی اقتداء میں کچھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ لوگ جب صبح اٹھے تو انہوں نے یہ بات ایک دوسرے کو بتائی تو دوسری رات لوگ اور زیادہ جمع ہو گئے اور انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں میں اور زیادہ چرچا ہوا۔ تو تیسری رات مسجد میں جمع ہونے والے بہت زیادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز پڑھی اور صحابہ نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ چوتھی رات کا ہوئی تو لوگوں کا اس قدر انبوہ ہو گیا کہ نمازی مسجد میں سما نہ سکے۔ مگر اس رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کے لئے باہر نہیں آئے جب صبح کی نماز کے لئے آپ مسجد میں تشریف لائے اور فجر کی نماز پڑھا چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور تشہد پڑھا پھر فرمایا کہ تمہاری مسجد میں موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہ تھی لیکن میں ڈرا کہ تم پر یہ نماز فرض نہ کر دی جائے اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ۔

قال ابن شھاب فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک ثم کان الامر علی ذلک فی خلافۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر

ترجمہ:۔ ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور یہی طریق جاری تھا۔ اور ابوبکر کی خلافت میں یہی دستور رہا اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی زمانہ تک

(بخاری و مسلم)

کیا آپ نے وقف جدید کا وعدہ پورا کر دیا؟

ضلع ملتان۔ ڈیرہ غازیخاں اور سندھ کی جماعتیں خاص توجہ فرماویں

وقف جدید کی چندے کی ادائیگی میں ضلع ملتان کی بعض جماعتیں خاص طور پر دہاڑی منڈی میاں چنوں۔ خانیوال اور چک ۱۰۔ج/۹۱۔ر محمود آباد بہت پیچھے ہیں۔

اسی طرح سندھ کی جماعتوں میں سے میرپور خاص۔ محمود آباد۔ اسٹیٹ کریم لنگر خادم اور ڈگری وغیرہ بہت پیچھے ہیں۔

ان جماعتوں کے عہدیدار اصحاب بیدار ہوں۔ اور فوری طور پر اپنی ذمہ داری کو ادا فرماویں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ماہ صیام میں عملی ٹریننگ کی ضرورت

مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ریٹائرڈ ربوہ

صلاح کے لئے عملی ٹریننگ کی ضرورت ہوتی کیونکہ کسی اچھی عادت کا پیدا کرنا یا سستی اور برائی جو عادت ثانیہ بن چکی ہوتی ہے کا دور کرنا آسان نہیں ہوتا۔ اس کے لئے اچھا نمونہ اور پیہم مشق لازمی چیزیں ہیں مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نصرہ العزیز کے مغربی افریقہ کے دورہ سے جو وہاں روحانی انقلاب پیدا ہونے کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں ان کا محرک حضور کا ذاتی نمونہ ہے جس نے وہاں کے باشندوں کے اندر جلا پیدا کر دی ہے اور یہ جلا تبھی قائم رہ سکتی ہے جب ہمارے مبلغین کرام جو وہاں کام کرتے ہیں ان سے اس کی متواتر مشق کرواتے رہیں۔ اگر سب افراد مسابقت کی روح سے کام لینا شروع کر دیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس نیک روح کو دوام کی شکل دی جا سکتی ہے۔ نہ صرف وہاں بلکہ یہاں بھی اور ہر جگہ۔ ضرورت صرف نیک نمونہ اور متواتر تحریک کی ہے اور یہ چیز عملی ٹریننگ سے حاصل ہو جاتی ہے۔ جو لوگ ساتھ ساتھ دعائیں بھی کریں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آسانیاں پیدا کر دیتا ہے۔

کسی جگہ کلی طور پر اصلاح ہو جانے کی علامت یہ ہے کہ وہاں سے برائیاں دور ہو جائیں امن و امان قائم ہو جائے اگر تمام لوگ اپنے اپنے دائرہ میں اور پھر اجتماعی لحاظ سے کوشش کریں نیز اپنے فرائض کو خواہ وہ طوعی ہوں یا مفوضہ دیانتداری اور باقاعدگی سے بجا لائیں تو کبھی جھگڑا نہیں ہو سکتا۔ جھگڑا تبھی پیدا ہوتا ہے جب لوگ اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کریں۔ اس پر اگر ذمہ دار لوگ یا دوسرے انہیں اس طرف توجہ دلائیں تو وہ برا مناتے ہیں اور کش مکش شروع ہو جاتی ہے حالانکہ مصلح کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ شرعی تعلیم جو سچائی کا حقیقی معیار ہے کی لاعلمی اس کش مکش میں اضافہ کر دیتی ہے اگر خدائی کلام یعنی قرآن مجید کی تعلیم کو پوری طرح فروغ دیا جائے تو تمام کش مکشیں غلط فہمیاں اور باہمی نزاعیں دور ہو کر حقیقی امن کا ماحول پیدا ہو جائے گا۔ لیکن دقت یہ ہے کہ موجودہ مغربی تعلیم و تہذیب کے ماتحت قرآنی تعلیم کی غلط توجیہات کی جاتی ہیں مثال کے طور پر گھروں میں نامحرم رشتہ داروں سے پردہ نہیں کیا جاتا اور عورتوں اور لڑکیوں کو محرم مردوں کے بغیر سفر پر بھیجا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

لا عمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمان نست
دل چوں دردلی یوسفے ار راہ کنعاں در گزیں

صحیح راستہ اختیار کئے بغیر انسان اپنے گوہر مقصود کو حاصل نہیں کر سکتا۔ نور ایمان کا یہی ثبوت ہے کہ اس کے نتیجہ میں اعمال صالحہ کا صدور ہو۔ اگر یہ نہیں تو ایمان کا دعوےٰ بالکل باطل ہے۔ فی زمانہ یہ دعوےٰ مسلمان بڑے طمطراق سے کرتے ہیں لیکن ان کے اعمال بالکل اس کے الٹ نظر آتے ہیں۔ کیونکہ تعلیم جب مغربی ہو تو اسلامی اخلاق کی کس طرح امید کی جا سکتی ہے

(حضرت المصلح الموعود)

میرے ایک دوست نے جو عارضی وقف کے ماتحت آج کل لنڈن میں ہیں مجھے لکھا کہ یہاں معذوروں۔ بوڑھوں اور مسکینوں وغیرہ کی نگہداشت کا ایسا اعلیٰ انتظام ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس بارہ میں اسلامی تعلیم کو مغربی اقوام کیسے عمدہ طریق سے اپنا رہی ہیں جو کسی اسلامی ملک میں نظر نہیں آتا۔ میرا جواب یہ تھا کہ یہ صحیح ہے لیکن ہمیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم اب بھی اسلامی تعلیم کا فراموش کردہ سبق یاد کر لیں تو انشاء اللہ قرون اولیٰ کی سی کیفیت یقیناً دوبارہ پیدا ہو جائے گی۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم محض تقریروں اور تحریروں پر اکتفا نہ کریں بلکہ انفرادی اور اجتماعی طور پر ٹریننگ کے بعد عملی قدم بھی اٹھائیں جو اسلامی تعلیم کے ماتحت (۱) فکر صحیح (۲) احساس صحیح اور (۳) عمل صحیح کا آئینہ دار ہو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی سے خلفاء عظام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ عملی اعجاز ہی تھا جس نے تھوڑے سے عرصہ میں دنیا کی روحانی۔ اخلاقی اور سیاسی کایا پلٹ دی۔ اب بھی اگر لوگوں کے قلوب میں پاک تبدیلی پیدا ہو گی تو عملی اعجاز سے ہی ہو گی۔

حضرت المصلح الموعود نے فرمایا تھا کہ ہم نے عقائد کے میدان میں غیروں کو شکست دیدی ہے لیکن عمل کے میدان میں نہیں۔

ماہ رمضان کے مبارک ایام میں انسان کی تین حالتوں جسمانی۔ ذہنی اور روحانی کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ پرخوری شور و شر اور جھوٹ اور بیہودہ بات سے بچا جائے۔ شور اور لغو گفتگو سے اجتناب کیا جائے۔ جھوٹ اور دوسری برائیوں سے بچنے کی کوشش کی جائے اگر رمضان میں اس کی ٹریننگ کی جائے تو سال کے باقی ایام میں ایسا کرنا سہل ہو جائے گا۔

اعتکاف ایک نفلی عبادت

مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی اے شاہد واقف زندگی

اسلامی عبادات سب کی سب خالق و مالک کے ساتھ انسان کے جذبات عقیدت و محبت کی بزبان حال ترجمانی کرتی ہیں۔ کبھی انسان پنجوقتہ نماز میں اپنے محبوب ازلی کے حسن و احسان پر اس کے گن گاتا ہے۔ کبھی حج کی عبادت میں کفن بردوش برہنہ پا اور برہنہ سر کوچہ یار میں سرگرداں پھرتا ہے۔ کبھی روزہ کی عبادت میں بھوکا پیاسا رہ کر اپنے خدا تعالےٰ کی صفات سے مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح جب رمضان کا آخری عشرہ آتا ہے تو وارفتگی و شیفتگی کے عالم میں گھر بار چھوڑ۔ دنیا و مافیہا سے منہ موڑ۔ خدا کے گھر میں دھونی رما کر بیٹھ رہتا ہے۔ راتوں کو جاگتا ہے۔ اور معرفت و یقین میں ترقی کر کے انعامات خداوندی کا وارث ٹھہرتا ہے۔

اس عبادت کو اصطلاحاً اعتکاف کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں رمضان کے روزوں کے بارے میں احکام بیان کرنے کے بعد اس کا ذکر کیا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کا اعتکاف کرنا پسند ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ۔ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ

یعنی جب تم مساجد میں معتکف ہو تو اپنی بیویوں کے پاس نہ جایا کرو۔ یہ اللہ تعالےٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں ان کے قریب مت جاؤ۔ اللہ تعالےٰ لوگوں کے لئے اس طرح احکامات بیان کرتا ہے تاکہ وہ تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کریں۔

پس معتکف کے لئے اوّل تو روزہ دار ہونا ضروری ہے۔ دوئم دنیاوی تعلقات اور فرائض اور تعلقات زوجیت سے کنارہ کشی ضروری ہے تاکہ یکسوئی سے اپنی توجہات کو ذات خداوندی کی طرف مرتکز کر کے اپنا تمام وقت ذکر الٰہی میں گزار سکے۔

اعتکاف بیٹھنا سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ بخاری اور مسلم کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اوّل اوّل آپ نے لیلۃ القدر کی تلاش میں تینوں عشروں میں اعتکاف کیا اور بعد میں آخری عشرہ رمضان میں اعتکاف کرنے کو لازم پکڑا۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ کی حدیث بخاری میں آئی ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللہ علیہ وسلم يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تعالےٰ۔

یعنی رسول کریمؐ وفات تک آخری عشرہ رمضان میں ہی اعتکاف فرماتے رہے۔ یہ بھی آیا ہے کہ آپ سوائے حاجت ضروریہ کے گھر میں داخل نہ ہوتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللہ علیہ وسلم لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا (بخاری ابواب الاعتکاف)

یعنی رسول کریمؐ مسجد میں سے اپنا سر (مبارک) نکال کر میرے (حجرہ) میں کر دیتے اور میں کنگھی کر دیتی تھی اور آپ معتکف ہونے کی حالت میں سوائے حاجت ضروریہ کے گھر میں داخل نہ ہوتے تھے۔

سنت رسول سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف میں انسان صرف اپنے رب کو یاد کرے اور دنیاوی کاموں کو ترک کر دے۔ یہ طریق اسے تقویٰ و پرہیزگاری میں بہت بڑھا دے گا۔ اعتکاف کرنا انبیاء کرام کی سنت ہے۔ حضرت موسےٰ بھی ۔ لہ راتوں تک طور پہاڑ پر اعتکاف ہی فرماتے رہے جہاں موسوی شریعت کا نزول ہوا ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی نبوت سے قبل غار حرا میں ایک طرح کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ لکھا ہے

اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللہ علیہ وسلم مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ ..... حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ۔

(بخاری باب کیف کان بدء الوحی)

یعنی شروع میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نیند کی حالت میں رؤیا دکھائی

کی صورت میں وحی ہوتی تھی۔ آپ ادھر
روبا دیکھتے اور ادھر وہ صبح صادق کی
مانند روشن ہو جاتی بعدہٗ تخلیہ آپ
کو بھایا اور غار حرا میں آپ تخلیہ فرمانے
لگے ..... یہاں تک کہ حق آ گیا اور نزول
قرآن شروع ہو گیا اور آپ تمام دنیا کے
منجی قرار پائے)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے
ہیں۔

"وہ جو عرب کے بیابان ملک میں ایک
ماہر آگزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے
دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے
بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے
اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے
اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف
جاری ہوئے دنیا میں ایک وقت ایسا
انقلاب پیدا ہوا کہ پہلے اس سے
کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان
نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا
وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری
راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں
نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ
عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو انسانی پیکر سے
محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صل وسلم
وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمہ وحزنہ بملء
الارض وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد
(برکات الدعا)

پس اس سنت رسول کو اختیار کرتے ہوئے
کثرت سے احباب کو اعتکاف کرنا چاہئے اور
اور کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں تا دنیا میں
اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ غالب
آ جائے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم
کا جھنڈا تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے
لگے۔ بھٹکی ہوئی انسانیت راہِ راست پر آ جائے
اور ابلیس کا سر ہمیشہ کے لئے کچل دیا جائے
اور اس دنیا میں صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی حکومت ہو اور دلوں سے آپ پر بکثرت درود
وسلامتی بھیجی جانے لگے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کی تقدیر
ہے ایسا ہو گا لیکن دعائیں کر کے ہم بھی اپنے
آپ کو ثواب کا مستحق بنا رہے ہوں گے اور
مفت میں اجر پا رہے ہوں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح
الثالث ایدہ اللہ بھی کثرت سے دعائیں کرنے
کے لئے کئی بار فرما چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں
اس کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کی
راہوں پر چلاتا چلا جائے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے توجہ فرمائیں

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی سکیم کا اعلان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔

"ہر وعدہ کنندہ دوست کو صف اوّل میں کم از کم دو ہزار روپیہ صف دوم میں ایک ہزار روپیہ اور صف سوم میں دو صد روپیہ فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ اسی سال نومبر تک ادا کرنے ہوں گے۔ باقی رقم اپنی سہولت کے مطابق آئندہ تین سال میں ادا کر سکیں گے۔

ماہ نومبر نصف کے قریب گزر چکا ہے لہٰذا مخلصین جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کی فوری طور پر تعمیل فرمائیں اور اپنے وعدہ کی رقم مرکز میں جلد ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پنجابی نظمیں مفت

مکرم میر اللہ بخش صاحب تسنیم صدر جماعت احمدیہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر دو پنجابی نظمیں تحریر فرمائی ہیں۔ یہ دلچسپ مجموعہ ایک کارڈ کے ذریعہ مطالبہ آنے پر مفت بھجوایا جائے گا۔ خواہشمند احباب خصوصاً جو احباب خوش الحانی سے پنجابی نظم پڑھ سکتے ہوں دفتر ہذا سے رجوع فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد صاحب مکرم حافظ محمد اشرف صاحب پراچہ بھیرہ میں ۳۰ نومبر جمعۃ المبارک قریباً چار ماہ بیمار رہ کر وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (محمد احسن پراچہ بھیرہ)

امراء اضلاع اور ٹارگٹ وعدہ جات تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے مالی جہاد کے ضمن میں قریباً آٹھ لاکھ روپیہ پاکستانی جماعتوں کے لئے ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے اس ارشاد کی تعمیل میں ہر جماعت کو اپنا وعدہ اس وعدہ سے چوالیس فیصد زائد پیش کرنے کی ضرورت ہے جو اس نے ۱۹۶۸ء/۱۹۶۹ء میں مجموعی طور پر پیش کیا تھا۔ اس اصول کے تحت صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع کے جو ٹارگٹ بنتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ امراء صاحبان اضلاع سے درخواست ہے کہ اپنے ضلع کا ٹارگٹ حاصل کرنے کا کوئی مؤثر انتظام فرمائیں۔ جماعت کی ذیلی تنظیموں سے تعاون حاصل کر کے اس کام کو تکمیل تک پہنچانا کوئی مشکل امر نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔

ضلع جھنگ باستثناء ربوہ	= ۱۵۹۷۰	ضلع راولپنڈی	= ۶۰۰۰۰
" میانوالی	= ۳۷۵۰	" کیمل پور	= ۳۱۰۰
" سرگودھا	= ۴۱۱۶۰	" ساہیوال	= ۱۹۹۳۰
" لائل پور	= ۴۳۴۲۰	" ملتان	= ۲۶۷۴۰
" لاہور	= ۹۴۰۰۰	" مظفر گڑھ	= ۴۶۱۰
" گوجرانوالہ	= ۲۹۱۰۰	" ڈیرہ غازیخان	= ۱۴۰۰
" شیخوپورہ	= ۳۶۲۹۰	" رحیم یار خاں	= ۴۹۷۰
" سیالکوٹ	= ۵۱۸۷۰	" بہاولپور	= ۴۰۲۶
" گجرات	= ۲۸۰۰۰	" بہاولنگر	= ۳۶۳۲
" جہلم	= ۱۲۰۰۰		

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نمایاں کامیابی

مکرم خالد محمود صاحب ابن ملک علی محمد صاحب۔ طالب علم نشتر میڈیکل کالج ملتان نے امسال سیکنڈ پروفیشنل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ مکرم خالد محمود صاحب اور سلسلہ کے لئے یہ یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ بھی انہیں بیش از بیش ترقیات سے نوازے اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ (مرزا مغفور احمد ملتان)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۰ ماہ اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۳ ماہ اکتوبر ۱۹۷۰ء جامع مسجد احمدیہ ٹوپی میں بعد نماز ظہر مکرم نور محمد صاحب خالد معلم وقف جدید نے مکرم محمد نذیر صاحب ولد محمد منیر صاحب سکنہ شیخ محمدی ضلع پشاور کا نکاح مسماۃ بی بی طاہرہ بنت علی محمد صاحب سکنہ ٹوپی ضلع مردان کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی دن رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے موجب برکت بنائے۔ آمین

(ملک عبد الجبار صدر جماعت احمدیہ ٹوپی ضلع مردان)

درخواست ہائے دعا

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری والدہ مرحومہ مغفورہ محترمہ و مکرمہ امۃ الرحمٰن بیگم صاحبہ اہلیہ ملک رسول بخش صاحب آف ڈیرہ غازیخان کے بلندیٔ درجات کے لئے اور اس بندہ عاجز کو ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے حج البدل ادا کرنے کی توفیق پانے کے لئے دعا فرماویں۔

(لفٹیننٹ کرنل بشارت احمد سیالکوٹ چھاؤنی)

۲۔ خاکسار کو تقریباً دو ہفتوں سے سر درد کی سخت تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات دے۔

(اللہ بخش سیکرٹری مال کوٹلہ ارڑ ضلع گوجرانوالہ)

فہرست عطیہ دہندگان برائے دارالضیافت فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶ ستمبر ۷۰ء تا ۵ نومبر ۷۰ء

(۲)

۲۹- حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ربوہ ۱۰-۰۰
۳۰- سعیدہ شمس صاحبہ بیگم حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ ۱۰-۰۰
۳۱- چوہدری محمد شریف صاحب قائد آباد ۲۰-۰۰
۳۲- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ربوہ ۱۰-۰۰
۳۳- عبدالقیوم صاحب نصیر ابن عبدالشکور صاحب غنی سروسز ہسپتال لاہور ۲۰-۰۰
۳۴- منیر احمد صاحب ایکسائز آفیسر PECHS کراچی ۲۹ ۵۰-۰۰
۳۵- رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسلم خان صاحب امریکہ ۷۰-۰۰
۳۶- بیگم مبارکہ ملک صاحبہ پشاور روڈ راولپنڈی ۴۰-۰۰
۳۷- سیدہ فہمیدہ بخاری صاحبہ اہلیہ میجر سید محمود احمد صاحب بخاری کراچی ۲۰-۰۰
۳۸- بیگم مریم عثمان صاحبہ ناظم آباد کراچی ۱۳۰-۰۰
۳۹- بیگم قمر عطاء اللہ صاحب گلبرگ لاہور ۲۰-۰۰
۴۰- امۃ الوحید صاحبہ عزیز آباد کراچی ۴۳-۰۰
۴۱- شیخ مبارک احمد صاحب شیخ کلاتھ سٹور راولپنڈی ۳۲-۰۰
۴۲- چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی ۵۰-۰۰
۴۳- کرنل سید اعجاز احمد صاحب اوکاڑہ ۴۵-۰۰
۴۴- سید حمید احمد صاحب وزارت داخلہ اسلام آباد ۴۰-۰۰
۴۵- میجر مظفر علی صاحب اصغر مال راولپنڈی ۲۰-۰۰
۴۶- سید ناصر اور تضنی علی صاحب کراچی ۱۶ ۲۰-۰۰
۴۷- سیدہ زہرہ بیگم حسین صاحبہ لطیف آباد حیدر آباد ۲۴-۰۰
۴۸- بیگم کرامت اللہ صاحب محمد علی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۲۰-۰۰
۴۹- انور بیگم صاحبہ بیگم عبدالرؤف خان صاحب لاہور چھاؤنی ۱۰-۰۰
۵۰- جمال آراء خانم صاحبہ ۵/۵ کیپٹن ڈاکٹر عبدالسلام خان صاحب لطیف آباد حیدرآباد ۱۰-۰۰
۵۱- بیگم محمد نعیم چوہدری صاحب المنیر کراچی ۵۰-۰۰
۵۲- طاہر یزدانی صاحب گلبرگ لاہور ۲۰-۰۰
۵۳- بیگم میجر منظور پراچہ صاحب ہال روڈ فتک لاہور ۱۰۰-۰۰
۵۴- عبداللہ جان صاحب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ہزارہ ۳۰-۰۰
۵۵- بیگم چوہدری محمد اسلم صاحب ورک ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل ساہیوال ۵۰-۰۰
۵۶- بشیر احمد صاحب ملک فیض محمد روڈ کراچی ۱۰-۰۰
۵۷- میجر منظور الحسن صاحب گجرات ۱۰-۰۰
۵۸- امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ آغا محمد بخش صاحب ایم اے رحمان پورہ اچھرہ لاہور ۱۰-۰۰
۵۹- راجہ خان ملک صاحب افضل حسین ملک صاحب چونترہ ضلع راولپنڈی ۲۰-۰۰
۶۰- رشید احمد صاحب کیسنیڈا ۷۸-۰۹
۶۱- مسز منظور احمد صاحب خواجگان سٹریٹ گجرات ۱۰-۰۰
۶۲- چوہدری محمد سعید صاحب ہیر آباد حیدر آباد ۲۰-۰۰
۶۳- عزیزہ بیگم صاحبہ " " " ۲۵-۰۰
۶۴- سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری حیات احمد صاحب دارالیمن ربوہ ۳۰-۰۰
۶۵- بیگم سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰-۰۰
۶۶- قریشی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر ۲۵-۰۰
۶۷- حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال شیخوپورہ ۳۰-۰۰
۶۸- چوہدری عابد علی صاحب بڑ پرانی انارکلی لاہور ۲۹-۳۷

(باقی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

آفت زدہ علاقہ کے دورے سے واپسی پر صدر پاکستان کا بیان

ڈھاکہ ۱۷ نومبر۔ صدر یحییٰ خان نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان میں طوفان اور سمندری لہروں سے تباہ ہونے والے علاقوں میں امدادی کاموں کے لئے ہر ممکن ذرائع اور وسائل بروئے کار لائے جائیں۔ انہوں نے یہ بات ایک بیان میں کہی جو طوفان زدہ علاقوں کے فضائی دورے سے واپسی کے بعد ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر انہوں نے اخباری نمائندوں کے حوالے کیا۔ صدر یحییٰ نے کہا کہ میں نے صوبائی حکومت کو حکم دیدیا ہے کہ اس تباہ کن آفت سے متاثر ہونے والے افراد کی ہر ممکن امداد کی جائے۔ اور ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی بہت بڑی تعداد سے قطع نظر امدادی کام میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے۔ صدر پاکستان نے موجودہ صدی کے اس ہولناک طوفان اور سمندری لہر سے تباہ ہونے والے علاقوں کا بذریعہ طیارہ ڈھائی گھنٹہ دورہ کیا۔ اور صورت حال کا بغور جائزہ لیا۔ ان کے ہمراہ گورنر مشرقی پاکستان اور ریلیف کمشنر بھی تھے۔

صدر پاکستان نے اپنے بیان میں کہا کہ میں نے ماجدی، سینڈوپ، ہتھیا، بھولا اور دوسرے علاقوں کے اوپر ڈھائی گھنٹے تک پرواز کی اور طوفان اور سمندری لہروں سے ہونے والی زبردست تباہی کے بعض دلخراش مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے اور مجھے یہ سب کچھ دیکھ کر سخت دکھ ہوا ہے۔

پاکستانی بحریہ طوفان زدہ علاقوں کی امداد کو پہنچ گئی

ڈھاکہ ۱۷ نومبر۔ طوفان زدہ، بالخصوص طوفان زدہ جزیروں کی صورت حال کی خبر لینے کے علاوہ ان کی بچی کھچی انسانی مخلوق کی ہر امکانی امداد کے لئے پاکستانی بحریہ کے چار جہازوں کو طلب کر لیا گیا ہے۔ گورنر مشرقی پاکستان نے یقین دلایا ہے کہ حکومت ساحلی اضلاع میں مصیبت زدہ آبادی کے حالات کو معمول پر لانے کے سلسلہ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرے گی۔

انتخابی پروگرام میں تبدیلی کا اعلان

اسلام آباد ۱۷ نومبر۔ سرکاری ذرائع کے مطابق الیکشن کمیشن مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ علاقوں کے لئے قومی اسمبلی کے انتخابی پروگرام میں ردوبدل کے فیصلہ کا اعلان بہت جلد کر دے گا۔ الیکشن کمیشن متاثرہ علاقوں میں جانی و مالی نقصان سے متعلق اعداد و شمار جمع کر رہا ہے۔ مشرقی پاکستان کے دوسرے علاقوں میں انتخابی تیاریاں تسلی بخش طور پر جاری ہیں۔ اور انتخابات پروگرام کے مطابق ۷ دسمبر کو ہوں گے۔

پاکستان چین سے اعانت حاصل کریگا

ڈھاکہ ۱۷ نومبر۔ صدر کے اقتصادی مشیر مسٹر ایم۔ ایم احمد نے بتایا ہے۔ کہ پاکستان نے چین سے درخواست کی ہے کہ وہ پاکستان کو بتائے کہ وہ کون سے طریقے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ملک کی معیشت کو اپنے پاؤں پر کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بات یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتائی۔ وہ صدر یحییٰ کے ساتھ چین کے دورہ پر گئے تھے۔

پاکستانی سفیر متعین چین کو "ستارۂ پاکستان" کا اعزاز دیا گیا

پیکنگ ۱۷ نومبر۔ صدر یحییٰ خان نے پاکستانی سفیر متعین چین مسٹر کے۔ ایم قیصر کو ستارۂ پاکستان کا اعزاز دیا ہے۔ یہ اعزاز ایک تقریب میں دیا گیا جو جمعہ کی رات کو پاکستانی سفیر کی قیامگاہ پر منعقد ہوئی۔ چھ اور افسروں کو بھی اعزازات دیئے گئے۔

نورالدین عطاشی رہا کر دیئے گئے

دمشق ۱۷ نومبر۔ جنرل حافظ الاسد نے بعث پارٹی کے ان لیڈروں کو رہا کر دیا ہے جنہیں تین دن پہلے گرفتار کر کے صدر عطاشی کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا تھا۔ جو لیڈر رہا ہوئے ہیں ان میں نورالدین العطاشی بھی شامل ہیں۔

ابتدائی سترہ آیات کا حفظ

جملہ امراء و صدر صاحبان فوری توجہ فرمائیں

ایامِ رمضان میں قرآن مجید کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے ایماء سے جماعت کے جملہ افراد کو تاکید فرمائی ہے کہ ان میں سے ہر ایک سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات مَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ تک حفظ کرے۔ اس تحریک پر کافی وقت گزر گیا ہے۔

اِن آیات میں متقیوں، کافروں اور منافقوں کی صفات اور علامات کا ذکر ہے۔ اِن آیات کو مدِّنظر رکھنے سے انسان کفر و نفاق سے محفوظ رہتا ہے اِس لئے ان آیات کو خاص طور پر یاد کرنا اور ان پر غور کرتے رہنا ضروری ہے۔

نظارت رمضان المبارک میں تمام بھائیوں اور بہنوں کو یاددہانی کراتی ہے کہ جن دوستوں نے ابھی تک یہ آیات زبانی یاد نہیں کیں وہ ضرور جلد یاد کر لیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اِس ارشاد سے کوئی دوست مستثنیٰ نہیں ہے۔ مردوں اور عورتوں سب کے لئے یہ ارشاد ہے۔

یہ بات باعثِ مسرت ہے کہ خواتین میں ان آیات کے حفظ کرنے کا اہتمام زیادہ نمایاں طور پر موجود ہے۔ لیکن جماعتی طور پر اِس ارشاد کی تعمیل ہونی لازمی ہے۔ جماعتوں کے تمام امراء اور صدر صاحبان اپنا فرض سمجھیں کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہے جسے یہ سترہ آیات زبانی یاد نہ ہوں۔

جلسہ سالانہ کے بعد ماہِ جنوری ۱۹۷۱ء میں نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) جماعتوں کا مکمل جائزہ لے کر پوری رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرنے والی ہے اور انشاء اللہ مجلسِ شوریٰ میں بھی جماعت وار یہ سُنایا جائے گا کہ کن کن جماعتوں سے رپورٹیں آئی ہیں اور ان جماعتوں کے کتنے افراد نے، مردوں اور خواتین نے، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں سترہ آیات یاد کر لی ہیں۔

ذیلی تنظیمیں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور اطفال الاحمدیہ بھی اِس طرف خاص توجہ کریں تا کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خوشکن رپورٹ پیش ہو سکے اور حضور سب کے لئے خاص دعا فرمائیں ؛

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

عہدیداران انصار اللہ سے ضروری گزارش

شوریٰ انصار اللہ کے فیصلہ کے مطابق مجلس کا مالی سال ختم ہونے سے قبل بجٹ کا پورا کیا جانا ضروری ہے۔ مجلس کا مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ بعض مجالس کسی وجہ سے اپنا بجٹ پورا نہیں کر سکیں۔ ایسی مجالس کے عہدیداران کرام سے گزارش ہے کہ وہ کم سے کم اس سال کا بقایا جلد تر ارسال کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

تشخیص بجٹ مجلس انصار اللہ برائے سال ۱۹۷۰ء

نئے سال کا بجٹ تشخیص کرنے کے لئے تمام مجالس کو بجٹ فارم بھجوا دئے گئے ہیں ازراہِ کرم ان مشخصہ بجٹ فارموں کو جلد تر مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

رمضان المبارک کے بابرکت دنوں میں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خواہش کو پورا کرنے کا سنہری موقع

مغربی افریقہ کے کامیاب دورہ سے واپسی پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ جون ۱۹۷۰ء کو مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:-

"میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ ہم کم از کم تین ہیلتھ سنٹرز (طبی امداد کے مراکز) اس سال کے اندر کھول دیں۔ یہ کام بڑا ہی ضروری ہے۔"

(الفضل ۲۲ وفا ۱۳۴۹ ہش)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابتداء ہو چکی ہے اور ہیلتھ سنٹرز کے شاندار افتتاح کی خبر آپ نے نومبر کے الفضل میں مشاہدہ فرما چکے ہیں۔ گویا اس خبر نے احباب جماعت کو اپنی دعاؤں کو تیز تر کرنے کی دعوت دے دی ہے اور ساتھ ہی تدبیر کو بہتر کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے جس کا ذریعہ یہ ہے کہ ہر احمدی ڈاکٹر بشاشت کے ساتھ اپنی خدمات اپنے امام کے حضور پیش کرے۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں

(احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

وقفِ جدید کے چندے کی طرف فوری توجہ فرمائیں

قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ اِس وقت وقفِ جدید کے چندے میں تشویشناک کمی ہے۔ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں کہ جن کے افراد نے وعدے لکھائے ہوئے ہیں مگر ان کے پورا کرنے کی طرف ان کی توجہ نہیں۔

ازراہِ کرم اِس اعلان کو پڑھتے ہی اِس چندے کی تمام جمع شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں ارسال فرمائیں ؛

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴